تھا۔ اس کے مقابلے میں بھارت نے اس کو جتنی اہمیت دی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنی آیندہ نسلوں کے ذہن میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ راجستھان کے دور دراز علاقے کا ان پڑھ شخص جسے ہندی کے علاوہ کوئی زبان نہیں آتی ہے، وہ بھی اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ ان میں قومی شعور پایا جاتا ہے۔ مگر ہم اس سے غافل ہیں۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اہل پاکستان پر اجاگر کریں۔

بھارت کس کس محاذ پر کام کر رہا ہے، اس کا اندازہ سونیا گاندھی کے اس بیان سے بخوبی ہو سکتا ہے جس میں اس نے کہا تھا کہ اگر ہم نے پاکستان پر فوج کشی نہیں کی تو کیا ہوا، ثقافتی جنگ تو ہم جیت چکے ہیں۔ بھارتی فلموں کے ذریعے ہم نے پاکستان کے ہر گھر میں اپنا کلچر پہنچا دیا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج پاکستان میں گھر گھر بھارتی فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ بھارت میں ایک فلم "بھارت کی قسم" بنائی گئی ہے۔ اس فلم میں پاکستان کے خلاف زہر بھرا ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسی دو تین فلمیں بنائی گئی تھیں۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ان کی پہلی مارکیٹ پاکستان میں ہے۔ انھیں بہت شوق سے دیکھا جاتا ہے۔

"اعلان لاہور" کے موقع پر یہ بات بھی سامنے آئی کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحد کو ختم ہونا چاہیے۔ ہم ان سرحدوں کو نہیں مانتے ہیں۔ گو یہ ان لوگوں کا نقطۂ نظر ہے جن کی اسلامی روایات کی روشنی میں تربیت نہیں کی گئی تھی مگر یہ بات سوچنے کی ہے کہ اگر پاکستان بھارت کے ساتھ سرحد کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تو پھر آخر جہاد کشمیر کے کیا معنی ہیں؟ ان رویوں کی بنا پر کشمیری یہ بات بھی سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا کشمیری کوئی حماقت تو نہیں کر رہے ہیں؟

آج کارگل سے پسپائی کے بعد کشمیر میں ایک مایوسی کی کیفیت ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کارگل کی چوٹیاں کیوں خالی کی گئیں؟ کیا کارگل کشمیر کا حصہ نہیں ہے؟ مجاہدین، کشمیر کے اندر ہی لڑ رہے تھے۔ پاکستان زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا تھا کہ کارگل میں مجاہدین کشمیر لڑ رہے ہیں۔ یہ ان کی اپنی جدوجہد آزادی ہے۔ اگر بھارت کے لیے ممکن ہے تو جس طرح سے بھارتی فوج سری نگر، سوپور، بارہ مولا، کپواڑہ اور کشمیر کے دوسرے علاقوں میں مجاہدین کے خلاف لڑ رہی ہے، ظلم و ستم کر رہی ہے، وہ کارگل کی چوٹیاں بھی مجاہدین سے چھین لے۔ مگر پاکستان نے ایسا جرأت مندانہ موقف نہیں اپنایا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں اصولی طور پر کشمیر میں رائے شماری کرانے کا پابند ہے۔ بھارت کو اس بات کی بھی فکر ہے۔ وہ اس کے لیے بھی کام کر رہا ہے۔ اس نے بڑی تعداد میں کشمیر میں بسنے والے ہندوؤں کو وہاں سے نکال کر بھارت میں جا کر بسایا ہوا ہے تاکہ وہ لوگ محفوظ رہیں۔ اگر کسی وجہ سے کل رائے شماری کرانا پڑ جائے تو ان کی رائے بھارت کے حق میں حاصل کی جا سکے۔ یہ اس کی منصوبہ بندی کا ایک حصہ ہے۔ دوسری طرف کشمیری مسلمانوں کو بے دردی

سے شہید کیا جا رہا ہے اور مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ ان حالات میں اگر کل رائے شماری ہوتی ہے تو کیا وہ کشمیری ووٹ دیں گے جو شہید ہو چکے ہیں؟ کیا وہ ۱۰ ہزار کشمیری ووٹ دیں گے جو بھارت کی جیلوں میں بند ہیں جن کا خون اور گردے نکال کر بیچے جا رہے ہیں؟ کیا وہ ۱۰ ہزار کشمیری نوجوان ووٹ دیں گے جن کے بارے میں نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں؟ ان کی لاشیں تک نہیں ملی ہیں؟ کیا وہ عورتیں ووٹ دیں گی جن کی عصمتیں لٹ چکی ہیں اور جو نفسیاتی مریض بن چکی ہیں؟ کیا وہ گھرانے ووٹ دیں گے جن کا ایک ہی کمانے والا تھا اور وہ شہید ہو چکا ہے۔

بھارت ایک سازش کے تحت کشمیریوں کی نسل کشی کے ذریعے آبادی کے تناسب کو بدلنا چاہتا ہے۔ کشمیری مسلمان شہید ہو رہے ہیں، جب کہ کشمیری ہندوؤں کی پوری کی پوری آبادی بھارت میں محفوظ ہے۔ کارگل میں چونکہ بودھ آبادی کی بیلٹ تھی اس لیے وہاں اس طرح سے خون خرابہ نہیں کیا گیا تاکہ ان کی آبادی محفوظ رہے۔ اگر کوئی مر رہا ہے تو مسلمان مر رہا ہے۔ اگر کوئی شہید ہو رہا ہے تو مسلمان شہید ہو رہا ہے۔ مسلمان بتدریج ختم ہو رہے ہیں۔ آیندہ دس سال بعد بھارت یہ کہے گا کہ آیئے کشمیر میں رائے شماری کرواتے ہیں مگر شاید اس وقت پاکستان کے حق میں فیصلہ کرنے والا کوئی کشمیری نہ ہو گا! اللہ اس وقت سے بچائے جب ہم تاریخ کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔

یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ پاکستان کی نسلوں کو ان حقائق سے آگاہ کریں۔ انھیں بتائیں کہ اگر آج کشمیری ختم ہو گئے تو پھر خدانخواستہ کل پاکستان کی باری ہو گی۔ اللہ نہ کرے کہ یہ تاریخ آپ کے ساتھ بھی دہرائی جائے۔ اس احساس اور شعور کو بیدار کرنا آپ کا کام ہے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کی آج فکر کیجیے۔ اگر آج آپ مظلوموں کی چیخ و پکار سن رہے ہیں، کشمیریوں پر ہونے والے ظلم و ستم کو دیکھ رہے ہیں تو پھر اس ظلم کو مٹانے کے لیے آگے بڑھیے اور اپنا کردار ادا کیجیے۔ سات سالہ معصوم عائشہ جو اپنے باپ پروفیسر امین کے ساتھ اسکول جا رہی تھی، بھارتی فوجیوں نے باپ کے سامنے ریپ (rape) کیا، باپ کو بھی شہید کر دیا اور بیٹی کو بھی شہید کر دیا گیا۔ کیا وہ خون ہم سے حساب نہیں مانگے گا؟ کیا شہداے کشمیر کا خون ہم سے حساب نہیں مانگے گا؟

کارگل میں جو کچھ ہوا ہے، اس نے اہل کشمیر کو مایوس کیا ہے۔ ہم جیتی ہوئی جنگ کارگل میں ہار گئے۔ اس مایوسی کی کیفیت کو آپ نے دور کرنا ہے۔ مردوں نے اگر پسپائی دکھائی ہے، تو آپ آگے بڑھیے، اس شعور کو عام کیجیے۔ اپنی نسلوں کو تیار کیجیے۔ اس بات کا عہد کیجیے کہ ہمیں ہر حال میں کشمیر کو پاکستان کا حصہ بنانا ہے۔ اس کے لیے ہر طرح سے کوشش اور تعاون کیجیے۔ ایک مٹھی چاول دے کر، اپنی آمدنی کا ایک حصہ دے کر، چند روپے دے کر، ہتھیار دے کر، احساس کو اجاگر کر کے اور نسلوں کو تیار کر کے۔

جہاد جاری ہے۔ اپنے حوصلوں کو بلند رکھیے۔ کشمیر کی ایک کروڑ بیس لاکھ کی آبادی میں سے اگر جموں

کی آبادی کو چھوڑ دیا جائے تو ۶۰ لاکھ کشمیری گذشتہ دس سال سے لڑ رہے ہیں اور شہید ہو رہے ہیں۔ وہ ختم تو نہیں ہو گئے۔ اللہ کی مدد ہمارے شامل حال ہے۔ اللہ کے بھروسے پر کوششیں جاری رکھیے۔ ان شاء اللہ کامیابی قدم چومے گی۔

آج معرکہ کارگل میں جو کچھ ہوا وہ وہی کچھ ہے جو ۱۹۶۵ میں ہمارے ساتھ ہوا۔ جب پاکستان کی افواج پونچھ سیکٹر میں داخل ہو گئیں تو وہاں کی خواتین نے خوشی کے مارے کہ ہم آزاد ہو گئے ہیں' روٹیاں پکا پکا کر پاکستانی فوجیوں کو بھجوانا شروع کر دیں۔ مگر یہ خوشی ادھوری رہ گئی جب یہ اعلان ہوا کہ معاہدہ تاشقند کے تحت فوجیں واپس اپنی سرحدوں پر چلی جائیں گی اور علاقہ خالی کر دیا جائے گا۔ جب پونچھ بھارتی فوج کے قبضے میں واپس چلا گیا تو اس گاؤں کی ان خواتین کو ننگا کر کے ان ہی توؤں پر زندہ جلایا گیا۔ ان کی چھاتیوں کو کاٹ کر دیگچیوں میں ابالا گیا۔ پھر ان لاشوں کو دریاے جہلم میں پھینک دیا گیا کہ یہ پاکستانی فوجیوں کو مل سکیں۔ میں نے ایک فوجی سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کا کیا ردعمل تھا؟ اس نے جواب دیا کہ ہم نے سات دن تک ایک دوسرے سے بات نہیں کی۔ ہم اتنے شرمندہ تھے!

کیا یہ کہانی آج پھر کارگل میں نہیں دہرائی گئی؟ کیا آپ نے ہمیں اسی لیے تنہا چھوڑا ہے کہ مسلمان خواتین کو بے آسرا کر کے بھارت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ کیا تاریخ اس کو معاف کر دے گی؟ کیا آپ سے اس کے بارے میں کوئی پوچھ گچھ نہیں ہو گی کہ وہ قوم جو صرف آپ کی آزادی اور سلامتی کے تحفظ کے لیے لڑ رہی ہے' اسے بے بسی میں ظلم و ستم سہنے کے لیے تنہا چھوڑ دیا گیا؟ کیا آپ اہل کشمیر کو تنہا چھوڑ سکتے ہیں؟ کشمیر تو آپ کے لیے بھی زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کیوں نہیں سمجھتے!

میری بہنو! یہ وہ ذمہ داریاں ہیں جو آپ کو ادا کرنی ہیں۔ جہاد کشمیر کسی سیاسی جماعت کا کوئی نعرہ نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کا قومی مسئلہ ہے۔ اسے سیاست سے' سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر لے کر چلنا ہے۔ اس کے لیے ہر فرد تک پہنچنا ہے' ہر فرد کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ اس لیے کہ یہ پوری قوم کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ آپ ہی نے اہل کشمیر کو امید کا پیغام دینا ہے' ان کے عزائم کو حوصلہ دینا ہے' ان کی امید کو قائم رکھنا ہے' اور ان کی رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کو رواں دواں رکھنا ہے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے' اسے آپ کو نبھانا ہے۔ یہی کشمیر کی پکار ہے۔

آگے بڑھیے فرض آپ کو پکار رہا ہے!

(خطاب تربیت گاہ' تنظیم اساتذہ پاکستان (خواتین)' ۴/اگست ۱۹۹۹' تنظیم منزل' لاہور)۔

(ری پرنٹس دستیاب ہیں' منشورات' منصورہ' لاہور)

62

منشورات پیش کرتا ہے

خرم مراد کی تحریریں

رہنمائی

رسائل و مسائل کے عنوان سے شائع ہونے والے سوالات و جوابات

صفحات: ۲۱۲ قیمت: ۶۰ روپے

تحریک اسلامی

اہداف، مسائل، حل

۷ امقالات کا مجموعہ

تحریک کے مختلف مراحل پر رہنمائی کے لیے لکھے گئے اشارات

آج بھی راستہ دکھاتے ہیں

صفحات: ۳۲۰ قیمت: ۸۰ روپے

اپنی نماز درست کریں

محمد انور علوی

نوجوانوں اور بوڑھوں کے لیے

یکساں ضروری

صفحات: ۸۰ قیمت: ۱۵ روپے

سید قطب شہیدؒ: حیات و خدمات

عبید اللہ فہد فلاحی۔ سید صلاح الدین عمری

اس صدی کی ایک اہم شخصیت پر ایک

غیر معمولی تحقیقی ایمان افروز کاوش

صفحات: ۴۰۰ قیمت: ۱۲۰ روپے

ہیڈ آفس: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور - 54570 فون: 5425356 فیکس: 7832194 (042)

کراچی: ڈیسنٹ بک پوائنٹ، A/57 بلاک 5 گلشن اقبال - 75300 فون: 4967661

پنجاب: ماس میڈیا نیٹ ورک، 10- صابر سٹریٹ، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور 54600 فون: 7585590